جلد ۲۷ | مورخہ ۳ صفر ۱۳۵۸ھ یوم شنبہ ... ۲۵ مارچ ۱۹۳۹ء | نمبر ۶۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ مارچ:- حضرت ام المومنین مد ظلہا العالی ابھی لاہور میں ہی تشریف فرما ہیں

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت خداتعالےٰ کے فضل سے اب اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

میاں انس احمد صاحب اور بیگم صاحبہ حافظ مرزا ناصر احمدؐ صاحب کی طبیعت ابھی تک ناساز ہے احباب صحتِ کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں :-

قادیان کے بعض سکھوں نے ۲۳ مارچ کو قانون شکنی کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے خاندان کی مملوکہ و مقبوضہ زمین میں جلسہ کرنے کا جو اعلان کر رکھا تھا۔ اس کے سلسلہ میں نیشنل لیگ نے مناسب انتظامات کرتے ہوئے اپنے آدمی اس جگہ کی حفاظت کے لئے مقرر کر دیئے تھے۔ نیشنل لیگ کور کے انتظامات کی نگرانی کے لئے جناب چودھری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء قائد اعظم بھی گزشتہ شب لاہور سے پہنچ گئے تھے۔ آج جب حکام کی طرف سے یہ یقین دلایا گیا۔ کہ سکھوں نے وہاں نہ جانے کا اقرار کر لیا ہے۔ نیز پولیس بھی انہیں روکنے کے لئے وہاں لگا دی گئی ہے۔ تو جناب چودھری اسد اللہ خاں صاحب نے اپنے والنٹیرز وہاں سے واپس بُلا لئے۔ اور تا اطلاع ثانی مسجد محلہ دارالرحمت میں کیمپ کرنے کا حکم دیا۔ آخر قابل اطمینان انتظام ہوجانے کے بعد پانچ بجے کے قریب انہیں منتشر کر دیا گیا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اولاد کے متعلق ہمیشہ یہ خواہش کرو کہ وہ نیک اور خادم دین ہو

"انسان کو سوچنا چاہیئے۔ کہ اسے اولاد کی خواہش کیوں ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کو محض طبعی خواہش تک ہی محدود نہ کر دینا چاہیئے۔ کہ جیسے پیاس لگتی ہے۔ یا بھوک لگتی ہے۔ لیکن جب یہ ایک اندازہ سے گزر جائے۔ تو ضرور اس کی اصلاح کی فکر کرنی چاہیئے :-

خداتعالےٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا ہے۔ ما خلقت الجنّ والانس الّا لیعبدون۔ اگر انسان خود مومن اور عبد نہیں بنتا ہے۔ اور اپنی زندگی کے اصل منشاء کو پورا نہیں کرتا ہے۔ اور پورا حق عبادت کا ادا نہیں کرتا۔ بلکہ فسق و فجور میں زندگی بسر کرتا ہے اور گناہ پر گناہ کرتا ہے۔ تو ایسے آدمی کی اولاد کے لئے خواہش کیا نتیجہ رکھے گی۔ صرف یہی کہ گناہ کرنے کے لئے وہ اپنا ایک اور خلیفہ چھوڑنا چاہتا ہے۔ خود کونسی کمی کی ہے۔ جو اولاد کی خواہش کرتا ہے۔ پس جب تک اولاد کی خواہش محض اس غرض کے لئے نہ ہو کہ وہ دیندار اور متقی ہو۔ اور خداتعالےٰ کی فرمانبردار ہو کر اس کے دین کی خادم بنے۔ بالکل فضول بلکہ ایک قسم کی معصیت اور گناہ ہے۔ اور باقیات صالحات کی بجائے اس کا نام باقیات سیئات رکھنا جائز ہوگا :-

اگر کوئی شخص یہ کہے۔ کہ میں صالح اور خدا ترس اور خادم دین اولاد کی خواہش کرتا ہوں۔ تو یہ کہنا بھی اس کا نرا ایک دعوےٰ ہی ہوگا۔ جب تک کہ خود وہ اپنی حالت میں اصلاح نہ کرے۔ اگر خود فسق و فجور کی زندگی بسر کرتا ہے۔ اور منہ سے کہتا ہے۔ کہ میں صالح اور متقی اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو وہ اپنے اس دعوے میں کذاب ہے۔ صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے۔ کہ وہ خود اپنی اصلاح کرے۔ اور اپنی زندگی کو متقیانہ زندگی بنا دے۔ تب اس کی ایسی خواہش ایک نتیجہ خیز خواہش ہوگی۔ اور ایسی اولاد حقیقت میں اس قابل ہوگی۔ کہ اس کو باقیات صالحات کا مصداق کہیں۔ اگر یہ خواہش صرف اسی لئے ہو کہ ہمارا نام باقی رہے۔ اور وہ ہمارے املاک و اسباب کی وارث ہو۔ یا وہ بڑی نامور اور مشہور ہو۔ تو اس قسم کی خواہش میرے نزدیک شرک ہے :

(بدر ۲۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء)

وصیت نمبر ۵۲۰۹

منکہ محمد الدین ولد نواب الدین عرف ماہی قوم ارائیں پیشہ آرہ کشی عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ہرسیاں ڈاکخانہ دیال گڑھ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۳/۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے پانچ بھائی ہیں۔ اور ہمارا مشترکہ رقبہ اراضی ۱۵ کنال واقع ہرسیاں میں ہے۔ جس کی قیمت ۷۵۰/- روپے ہے جس کا میں پانچواں حصہ کا مالک ہوں۔ اسی طرح ہمارا مکان خام ۳ مرلہ قیمتی ۱۵۰/- روپے واقع ہرسیاں ہے اس کے بھی میں پانچویں حصہ کا مالک ہوں۔ کل قیمت میرے حصہ کی ۱۸۰/- روپے ہوتی جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ لیکن میرا گزارہ صرف جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ بیس روپے ماہوار ہے۔ اور اس میں کمی بیشی بھی ہوتی رہتی ہے۔ جس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہونگا۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کر دوں تو اس قدر روپیہ وصیت کی مد سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد:- (دستخط) محمد الدین حال کنسٹرکٹر کرم سنگھ امرتسر گواہ شد:- عبدالرحمٰن ہرسیاں حال انگلش ٹیچر چک نمبر ۲۳۳ ج۔ب لائل پور گواہ شد:- بدر دین بقلم خود ساکن ہرسیاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ۱

قاعدہ ۱۰ مجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ چراغ الدین ولد نتھے خان ذات ترکھان سکنہ بھوپال والا تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ڈسکہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ **۲۹ مارچ ۱۹۳۹ء** مقرر کیا ہے۔ لہذا اجائے مذکور ڈسکہ پر جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

مورخہ ۹ مارچ ۱۹۳۹ء (دستخط) جناب سردار شودیو سنگھ صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔ (بورڈ کی مہر)

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آبحیات کے تصور فرمائیے اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کردیگی۔ اس کے استعمال سے ۸ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشان بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (۲) فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوا لیجئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔ ملنے کا پتہ:- مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر لکھنؤ

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے مجرب نسخہ جات آپ کے شاگرد کی دوکان سے

نعمت الٰہی لڑکے پیدا ہونے کی دوائی یہ دوائی مرد کو کھلائی جاتی ہے۔ ایسا کون ہے جس کو نرینہ اولاد کی خواہش نہ ہو۔ اس بہترین ثمر کا ہر ایک انسان خواہشمند ہے جس گھر میں نرینہ اولاد نہ ہو۔ کیا امیر کیا غریب ہر وقت اولاد کی خواہش رکھتے ہوئے اداس غمگین وغیرہ مصائب میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور جن کو مولا کریم نے نرینہ اولاد دی ہے۔ وہ بھی اور کی خواہش رکھتے ہیں۔ لہذا جن دوستوں کو اولاد کی ضرورت ہو۔ وہ بسطوت زماں استاذی المکرم حضرت مولانا شاہی طبیب حکیم نورالدین رضہ کی مجرب لڑکے پیدا ہونے کی دوائی استعمال کر کے بے ثمری کا داغ دور کریں۔ مکمل خوراک چھ روپے علاوہ محصول ڈاک دواخانہ معین الصحت قادیان سے ملتی ہے۔

قبض کشا گولیاں قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالیٰ محفوظ دامن میں رکھے آمین۔ دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی ہے۔ حافظہ کمزور نسیان غالب ضعف بصر۔ دھند لگر سے آشوب چشم ہوتا ہے دل دھڑکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں پھولتے ہیں۔ کام کو جی نہیں چاہتا۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے معدہ جگر تلی کمزور ہوتے ہیں۔ اور کئی قسم کی بیماریاں آموجود ہوتی ہیں۔ ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کے لئے اکسیر سے بڑھ کر ثابت ہو چکی ہیں۔ ان کے استعمال سے متلی یا گھبراہٹ قے وغیرہ نہیں ہوتی۔ رات کو کھا کر سو جائیں صبح کو اجابت کھل کر آتی ہے اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے۔ انکا استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت یکصد گولی عہ

مقوی دانت منجن اگر آپ کے دانت کمزور ہیں۔ مسوڑوں سے خون یا پیپ آتی ہے منہ سے بدبو آتی ہے۔ دانت ہلتے ہیں۔ گوشت خوردیا یا پائیوریا کی بیماری سے دانت ہلتے ہیں ان کی وجہ سے معدہ خراب ہے ہاضمہ بگڑ گیا ہے۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے تو ان امراض کیلئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام شکایات دور ہو جاتی ہیں۔ اور دانت مضبوط ہو کر موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ قیمت دو اونس شیشی ۱۲ر

تریاق گردہ درد گردہ ایسی موذی بلا ہے۔ کہ الامان جس کو ہوتا ہے وہی اس کی تکلیف کو جانتا ہے۔ اس کا دورہ جب شروع ہوتا ہے اس وقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے اس کے لئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ ومثانہ بحد اکسیر ثابت ہو چکا ہے اس کی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے اس کے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو خواہ مثانہ میں ہو۔ خواہ جگر میں ہو سب کو باریک پیس کر بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہے جب کنکر گھِر گھِر کر باریک ہو جاتا ہے اور اپنی جگہ سے اکھڑ جاتا ہے تو بذریعہ پیشاب خارج ہوتا ہوا بیمار کو آگاہ کر جاتا ہے اس کے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں رہتی قیمت ایک اونس ۱۲ر

حب نظامی (رجسٹرڈ) یہ گولیاں موتی مشک۔ زعفران۔ کشتہ یشب عتیق مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں۔ پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں۔ حرارت غریزی کو بڑھانے میں بحد اکسیر ہیں۔ جن پر انسان کی صحت کا دارومدار ہے۔ طاقت مردمی کے بڑھانے میں لاجواب ہیں۔ کمزوری کی دشمن ہیں۔ طاقت و توانائی کی دوست ہیں۔ دل و دماغ جگر معدہ گردہ مثانہ کو طاقت دیتی اور امساک پیدا کرتی ہیں۔ قوت کے مایوسوں کے لئے تحفہ خاص ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی چھ روپے (۶) المشتہر

خاکسار:- حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول نورالدین اعظم دواخانہ معین الصحت قادیان

قادیان میں ایک نئی منڈی کی تجویز

نیلام بوقت ڈھائی بجے دن کے بروز سوموار بتاریخ ۲۷ مارچ ۱۹۳۹ء

نقشہ دوکانات سٹور احمدیہ قادیان
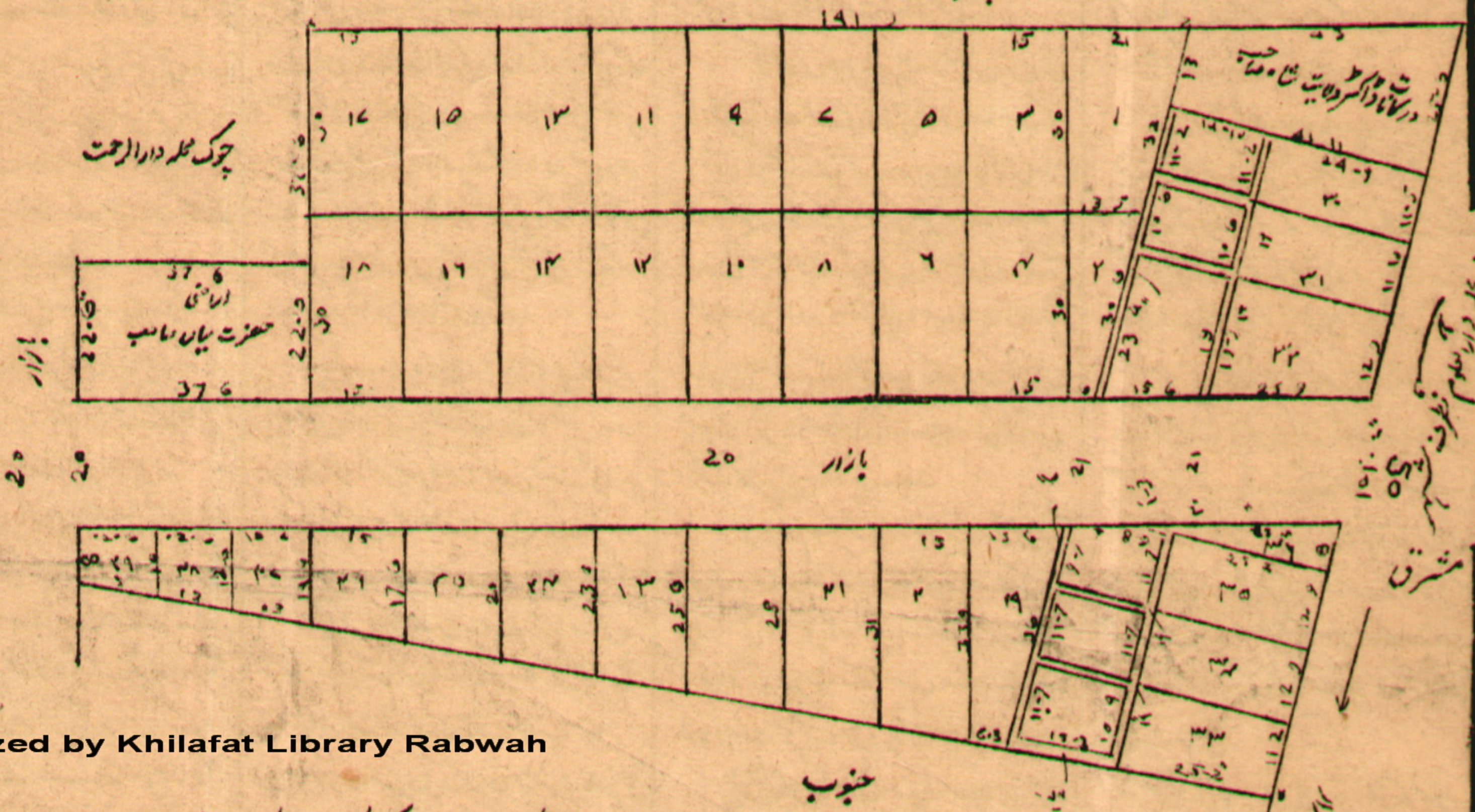
Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ سٹور قادیان کی ملکیت ایک بڑی جائیداد یعنی دوکانات۔ اور مکانات وغیرہ جو ریتی چھلہ کے مغربی جانب قادیان کے پرانے بازار کے تسلسل میں واقع شدہ ہیں مع دیگر اشیاء مثل سیف۔ الماریاں۔ میز۔ کرسیاں بالے بلیہ مکانات وغیرہ مندرجہ بالا تاریخ پر نیلام کی جائے گی۔ نقشہ بالا سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ کل مجوزہ ۳۶ دوکانوں میں سے ۵-۶ دوکانیں موجودہ حالت میں فروخت کی جائیں گی۔ اور باقی سفید زمین کی شکل میں۔ گویا اس طرح ایک نئی منڈی قصبہ کے اندر تجویز کی گئی ہے۔ جس سے اس جائیداد کی شان اور قیمت اور بھی بڑھ جائے گی۔

احمدی دوست جو اس جائیداد کو خریدنے کے خواہشمند ہوں۔ وقت مقررہ پر موقع پر تشریف لاکر بولی دیں۔ جن صاحب کے نام نیلام موقعہ پر ختم ہوگا۔ ان کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ کل رقم بولی کا پانچ فیصدی اسی وقت باخذ رسید ادا کر دیں۔ جو بیعانہ تصور ہوگا۔ باقی رقم تین چار روز کے اندر اندر روبروئے سب رجسٹرار بٹالہ ادا کر کے رجسٹری کرانی ہوگی۔ خرچ دستاویز و رجسٹری ہر قسم بذمہ خریدار ہوگا۔ اگر میعاد مقررہ کے اندر اندر حسب بالا رجسٹری نہ کرائے۔ تو رقم بیعانہ ضبط ہو جائے گی۔ اور نیلام متعلقہ منسوخ قرار دیا جائیگا۔

شیخ فضل احمد منیجر احمدیہ سٹور قادیان

347

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

الہ آباد ۲۲ مارچ - وزیر تعلیم یوپی صوبہ کی درسگاہوں میں فوجی ٹریننگ جاری کرنا چاہتے ہیں۔ کالجوں میں بھی فوجی تعلیم لازمی کر دی جائے گی۔ اس بارہ میں فوجی حکام کا اشتراک عمل حاصل کرنے کے لئے گورنمنٹ آف انڈیا سے گفت و شنید کی جا رہی ہے۔

لنڈن ۲۲ مارچ - فلسطین کانفرنس کے سلسلہ میں سابق شریف مکہ اور مسٹر ہنری میکموہن کی خط و کتابت کے مفہوم کا فیصلہ کرنے کے لئے برطانوی اور عرب نمائندوں کی جو کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ اس کی رپورٹ شائع ہو گئی ہے۔ جس میں قرار دیا گیا ہے کہ حکومت برطانیہ کو فلسطینی باشندوں کی مرضی اور رائے کے بغیر اس مسئلے کا فیصلہ نہیں کرنا چاہیئے۔

کیپ ٹاؤن ۲۲ مارچ - ایک برطانوی جہاز نے بحر منجمد جنوبی میں ایک نیا ملک دریافت کیا ہے۔ اس کے متعلق تفاصیل تا حال موصول نہیں ہوئیں۔

لاہور ۲۲ مارچ - اسمبلی کے حلقوں کے حلقوں میں خبر گرم ہے کہ سر سکندر حیات خان ۸ ماہ کی رخصت پر ولایت جا رہے ہیں۔ ان کی عدم موجودگی میں بیگم شاہنواز وزیر ترقیات بنائی جائیں گی۔ ان کے ولایت جانے کے مقصد کے متعلق تا حال کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اسمبلی میں اس کے متعلق سوال دریافت کرنے کا نوٹس دیا گیا ہے۔

لاہور ۲۲ مارچ - مسز دونی چند نے پنجاب اسمبلی کے موجودہ اجلاس میں ایک بل پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے جس کا مفاد یہ ہے کہ مردوں کو پہلی بیوی کی موجودگی میں دوسری شادی کرنے سے روکنا ہے۔ بجز اس صورت کے کہ ۱۔ کسی مرد کے ساتھ کسی لڑکی کی دھوکے سے شادی کر دی گئی ہو۔ ۲۔ عورت بدکاری کرتی ہو۔ ۳۔ شادی کے ۱۰ برس بعد تک بیوی کے بچہ پیدا نہ ہو۔ اور اگر عورت بانجھ ہو تو دوسری شادی کی صورت میں خاوند کو اپنی جائداد اور آمدنی کا تیسرا حصہ پہلی بیوی کو دینا ہوگا۔

میمل ۲۲ مارچ - آج صبح سے ہی یہ علاقہ جرمن افواج کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ تمام اگزیکٹو اختیارات میمل کی وزارت کو دیدیئے گئے ہیں۔

لنڈن ۲۲ مارچ معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم برطانیہ عنقریب ریٹائر ہو جائیں گے۔ ان کے رفقاء وزراء نے ان سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ جرمنی کے متعلق سخت تقریر کریں۔ ورنہ انہیں مستعفی ہونے پر مجبور کیا جائے گا۔ اور یہی وجہ ہے کہ انہوں نے برمنگھم میں گرما گرم تقریر کی تھی۔ باوجود اس کے یہی خیال ہے کہ وہ جلد ریٹائر ہو جائیں گے۔

برلن ۲۲ مارچ - ہٹلر کا پروگرام فی الحال رومانیہ پر حملہ کرنے کا نہیں۔ وہ دیکھے گا۔ کہ چیکوسلواکیہ پر قبضہ کی وجہ سے اس کی جو نئی طاقت ہوئی ہے وہ ختم ہو لے۔ تو مناسب موقع پر پیش قدمی کرے۔

گلبرگہ ۲۲ مارچ - حیدرآباد میں آریہ سماجی شورش کے دوسرے ڈکٹیٹر مہاشہ خوشحال چند خورسند آف ملاپ آج ڈیڑھ سو والنٹیروں کے ساتھ سول نافرمانی کر کے ریاست کی حدود میں داخل ہونے کے لئے روانہ ہوئے۔ لیکن ریلوے سٹیشن پر پولیس نے ان کو داخلہ کی ممانعت کے احکام سنائے اور انکار کرنے پر گرفتار کر لیا۔ اس وقت تک ۲½ ہزار آریہ رضا کار قید ہو چکے ہیں۔

برلن ۲۲ مارچ - جنرل فرینکو نے ہٹلر کے نام ایک تار ارسال کیا ہے جس میں چیکوسلواکیہ پر قبضہ کرنے کی وجہ سے اسے مبارکباد دی ہے۔

دہلی ۲۲ مارچ - فوجی محکمہ ہندوستانی سپاہیوں کے لئے پگڑی کے بجائے ہیٹ کے استعمال پر غور کر رہا تھا۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ یہ ارادہ ملتوی کر دیا گیا ہے۔ جب تک کہ فوج کو دورِ حاضرہ کی ضرورت کے مطابق مسلح کرنے کی تیاریاں مکمل نہ ہوں۔

قاہرہ ۲۲ مارچ - حکومت مصر نے برطانیہ کو یقین دلایا ہے۔ کہ وہ اس کے ساتھ اپنے معاہدہ پر قائم ہے۔ اور آئندہ جنگ میں اس کا ساتھ دے گا۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا۔ جنوبی افریقہ اور نیوزی لینڈ نے بھی ایسے اعلانات کئے ہیں۔

لاہور ۲۲ مارچ - الیکشن ٹربیونل کی طرف سے مولوی ظفر علی خان صاحب کو نوٹس دیا گیا ہے کہ وہ وجہ بیان کریں۔ ان کا نام کیوں نہ ووٹروں کی فہرست سے خارج کر دیا جائے۔ جب کہ انہوں نے شیخ محمد صادق اور ڈاکٹر کچلو امیدواران امرتسر شہری حلقہ کے انتخاب کے دوران میں ناجائز اثر کا استعمال کیا ہے۔ یہ نوٹس ایک تقریر کی بناء پر ہے۔

روم ۲۲ مارچ - مسولینی نے غیر ممالک میں آباد تمام اطالویوں کو حکم دیا ہے کہ وہ فوراً اٹلی واپس آ جائیں۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ نوآبادیات کے حصول کے لئے ایک زبردست تحریک شروع کرنا چاہتا ہے۔

پشاور ۲۲ مارچ - سرحدی اسمبلی میں وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ گنت مالی خسارہ کو نظرانداز کر کے حکومت مناسب عرصہ کے اندر سارے صوبہ میں شراب کی ممانعت کے احکام نافذ کرنے والی ہے۔

روم ۲۲ مارچ - فاسسٹ گرانڈ کونسل میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ جمہوری حکومتوں نے بالشوزم کے ساتھ جو گٹھ بندھن شروع کیا ہے یہ جنگ کو قریب لانے کا پیش خیمہ ہے۔ اور اس کے پیش نظر اعلان کیا جاتا ہے کہ اٹلی جرمنی کے ساتھ متحد رہے گا۔

ٹوکیو ۲۲ مارچ - جاپانی پریس لکھ رہا ہے کہ یورپ میں جو نازک صورت حالات پیدا ہو رہی ہے۔ اسے مدنظر رکھتے ہوئے برطانیہ۔ فرانس اور روس کو اپنی مشرقی پالیسی پر نظر ثانی کرنی چاہیئے اور کہ ان تینوں کا مجوزہ اتحاد امن عالم کے لئے سخت مضر ہے۔

برلن ۲۲ مارچ - سلواکیہ کے یہودیوں کو حکم دیا گیا ہے کہ اپنی موٹریں فوراً نازیوں کے حوالے کر دیں۔ تا انہیں سرکاری استعمال میں لایا جا سکے۔

روم ۲۲ مارچ - ایک اطالوی اخبار میں سائینور گیاڈا کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ سپین میں مقیم اطالوی فوج عنقریب ایک نئے حملہ میں حصہ لے گی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ باغی اس ماہ کے آخر تک سرکاری علاقہ پر ایک اور حملہ کرنے والے ہیں۔

ایمسٹرڈم ۲۲ مارچ - آج ہر دو فیڈرل چیمبرز میں گورنمنٹ کی طرف سے اعلان کر دیا گیا۔ کہ سوئیٹزرلینڈ کے لوگ اپنی آزادی کو برقرار رکھنے کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دیں گے۔

وی آنا ۲۲ مارچ - معلوم ہوا ہے کہ جب ہٹلر کو پتہ لگا۔ کہ برطانیہ چیکوسلواکیہ پر قبضہ کے خلاف ہے۔ تو اس کے غیظ و غضب کی انتہا نہ رہی۔ اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ اور وہ فرط غیظ میں کانپنے لگا۔ حتیٰ کہ اس کے سٹاف کے کسی آدمی کو اس کے پاس پھٹکنے کی جرأت نہ تھی۔

برلن ۲۲ مارچ - ڈاکٹر گوئبلز نے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ برطانیہ کو جب ہم انسانیت، تہذیب اور بین الاقوامی قوانین کے نام پر اپیلیں کرتے دیکھتے ہیں۔ تو مسکرائے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اسے معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اس قسم کی دلیلیں اور اپیلیں ڈکٹیٹروں کے لئے کوئی وزن نہیں رکھتیں۔ اور بوسیدہ و بے اثر ہو چکی ہیں۔

کٹک ۲۲ مارچ - اڑیسہ اسمبلی کے ایک منسٹر نے اسمبلی میں کہا۔ کہ ہم نے افیون کے امتناع کی پالیسی اختیار کی ہوئی ہے لیکن بنگال گورنمنٹ نے اڑیسہ سے ملحقہ ضلع بالاسور میں اس کی قیمت نصف کر دی ہے اور لوگ وہاں سے جا کر افیون خرید لاتے ہیں۔ اور بنگال گورنمنٹ نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۳ مارچ کا دن باامن گزر گیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان ۲۳ مارچ - قادیان کے بعض سکھوں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور حضور کے خاندان کی ایک مملوکہ جگہ پر قبضہ جمانے کے لئے آج اس میں دیوان کرنے کا اعلان کر رکھا تھا۔ لیکن جیسا کہ کل کی اشاعت میں جناب ناظر صاحب امور عامہ نے اطمینان دلایا تھا۔ کہ سکھ صاحبان کا بیشتر حصہ ان مقامی سکھوں کی اس تحریک کے ساتھ متفق نہیں۔ اور وہ جماعت احمدیہ کے ساتھ دوستانہ تعلقات استوار رکھنا بہتر سمجھتے ہیں۔ بنا بریں مقامی سکھ کارکن اپنے آج کے مقررہ دیوان کے قائم کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے۔ انہوں نے قادیان کی پرانی آبادی میں واقع گوردوارہ میں اجتماع کیا۔ جس میں ۳۰ - ۴۰ سے زیادہ حاضری نہ تھی۔ جن میں سے کچھ تو قادیان کے رہنے والے تھے۔ اور بعض مضافات سے آئے ہوئے تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ حاضرین کی اکثریت نے اس فتنہ انگیز تحریک کی شدت سے مخالفت کی۔ اور کہا۔ کہ خواہ مخواہ شرارت کر کے فتنہ پیدا کرنا اور صلح پسند احمدیوں سے کشمکش رکھنا ہر لحاظ سے نقصان دہ ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس فتنہ کے بانی کو اعلان کرنا پڑا۔ کہ چونکہ مقدمہ عدالت میں چل رہا ہے۔ اس لئے ہم قانونی جدوجہد کریں گے۔ اور اس کے لئے سکھ پبلک سے چندہ کی درخواست کی۔ مگر اس کی بھی بعض سکھوں نے مخالفت کی۔ اور کہا اس زمین کا مطالبہ سراسر ناجائز ہے۔

آج جناب پنڈت چاند نرائن صاحب علاقہ مجسٹریٹ بٹالہ بھی قادیان میں موجود تھے جنہوں نے صورتِ حالات کو پُر امن رکھنے کے لئے احتیاطی تدابیر اختیار کیں۔ اور شام کو واپس تشریف لے گئے ؛

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرونِ ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے ؛

نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام
۲۹۹	حمیدہ بی بی صاحبہ	ملتان	۳۲۴	رابعہ بی بی صاحبہ	بہاولپور
۳۰۰	محمد صادق صاحب	ڈیرہ غازیخاں	۳۲۵	امینہ بی بی صاحبہ	"
۳۰۱	مالن بی بی صاحبہ	یادگیر	۳۲۶	صدر الدین صاحب	بھاگلپور
۳۰۲	شیخ جھنڈا صاحب	گورداسپور	۳۲۷	بی بی خلیقن بی بی صاحبہ	"
۳۰۳	نواب بی بی صاحبہ	"	۳۲۸	نواب الدین صاحب	گورداسپور
۳۰۴	صدیقہ بیگم صاحبہ	"	۳۲۹	ولی محمد خان صاحب	ملتان
۳۰۵	راج بی بی صاحبہ	"	۳۳۰	عبد الحمید خان صاحب	ہوشیارپور
۳۰۶	نواب بی بی صاحبہ	لائلپور	۳۳۱	عبد الستار خان صاحب	"
۳۰۷	محمد صادق صاحب	"	۳۳۲	سردار بیگم صاحبہ	گورداسپور
۳۰۸	ہدائت علی شاہ صاحب	سکھر	۳۳۳	علی محمد صاحب	شیخوپورہ
۳۰۹	فضل الدین صاحب	لاہور	۳۳۴	محمد یوسف صاحب	راولپنڈی
۳۱۰	رضیہ خاتون صاحبہ	مرشد آباد	۳۳۵	محمد الدین صاحب	فیروزپور
۳۱۱	فضل بی بی صاحبہ	گورداسپور	۳۳۶	محمد حسین صاحب	گجرات
۳۱۲	حمید اللہ خان صاحب	امرتسر	۳۳۷	چودھری محمد اسمٰعیل صاحب	سیالکوٹ
۳۱۳	عصمت بیگم صاحبہ	"	۳۳۸	" لال الدین صاحب	"
۳۱۴	چراغ دین صاحب	"	۳۳۹	عنائت اللہ صاحب	"
۳۱۵	نور محمد صاحب	گورداسپور	۳۴۰	محمد اسمٰعیل صاحب ولد سلطان احمد صاحب	سیالکوٹ
۳۱۶	شاہ محمد خان صاحب	ریاسی			
۳۱۷	محمد شفیع صاحب	گوجرانوالہ	۳۴۱	جمال الدین صاحب	سیالکوٹ
۳۱۸	صابر النساء صاحبہ	ٹیپرہ بنگال	۳۴۲	میاں عنائت اللہ صاحب	"
۳۱۹	صادق علی صاحب	گورداسپور	۳۴۳	شریف احمد صاحب	"
۳۲۰	نیاز احمد بیگ صاحب	لاہور	۳۴۴	زینب بی بی صاحبہ	"
۳۲۱	رحیم بخش صاحب	بہاولپور	۳۴۵	فتح بی بی صاحبہ	"
۳۲۲	کریم بخش صاحب	"	۳۴۶	برکت بی بی صاحبہ	"
۳۲۳	سردار بی بی صاحبہ	"			

ولادت :- (۱) ملک عنائت اللہ صاحب گجرات کے ہاں لڑکی (۲) چوہدری عبد الرحیم صاحب کلرک قادیان کے ہاں لڑکی (۳) بابو محمد سعید صاحب ارشد قادیان کے ہاں لڑکا (۴) ماسٹر غلام محمد صاحب فیض اللہ چک کے ہاں لڑکا اور (۵) فتح محمد صاحب ماڑی بچیاں کے ہاں پوتا پیدا ہوا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے ؛

دعائے مغفرت :- (۱) میرے والد صوبیدار ملک فتح محمد خان صاحب حج سے واپس آنے کے بعد اچانک ۷ مارچ کو حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار نذیر احمد دولیال ضلع جہلم (۲) حسن محمد صاحب کوٹ رحمت خان کے دو لڑکے یکے بعد دیگرے وفات پا گئے ہیں احباب دعائے مغفرت کریں ؛

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ فلسطین کی استدعا :- مولوی محمد شریف صاحب مبلغ فلسطین لکھتے ہیں کہ ان پر خطر ایام میں یہاں کے احمدی احباب کی خیر و عافیت کے لئے دعا کی جائے۔

اعلانات نکاح :- (۱) میری لڑکی مہر النساء بیگم کا نکاح مولوی سید عبد الرحیم صاحب ہیڈ کنسٹیبل ریلوے پولیس اسٹیشن بھکنور کے ساتھ اڑھائی صد روپیہ مہر پر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نے پڑھا اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ خاکسار محمد علی تحصیل چنور (دکن) (۲) میرے لڑکے عبد العزیز کا نکاح کبرے بی بی بنت خیر محمد صاحب کے ساتھ ۶ مارچ کو تین صد روپیہ اور ایک اشرفی مہر پر محمد حسن صاحب نے پڑھا اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ خاکسار خیر محمد از بھدرک اڑیسہ (۳) میرے لڑکے عبد الرحیم کا نکاح انور سلطانہ بنت ملک نصیر الحق صاحب اسسٹنٹ ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ دہلی سے دو ہزار روپیہ مہر پر ۱۹ مارچ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ ملک غلام محمد لاہور (۴) ۲۲ مارچ مسجد مبارک میں حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے شیخ عطاء الٰہی صاحب ابن شیخ غلام احمد صاحب واعظ مرحوم کا نکاح پانچسو روپیہ مہر پر سرور خاتون بیگم صاحبہ بنت ماسٹر خلیل الرحمٰن صاحب محلہ دار الرحمت کے ساتھ پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل قادیان

درخواستِ دعا :- لاہور ۲۲ مارچ - آج مبارک احمد ابن جناب مرزا عزیز احمد صاحب کو ۱۰۲.۶ بخار ہے۔ کمزوری زیادہ ہے۔ بخار کو آج ۹ دن ہو گئے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ صفر ۱۳۵۸ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹیریٹوریل فورس میں احمدی نوجوانوں کی بھرتی

ہندوستان کی حفاظت کے لئے حکومت ہند نے چند سال سے میعادی فوجی ٹرینگ کے لئے ٹیریٹوریل فورس کے نام سے بعض کمپنیاں قائم کی ہوئی ہیں۔ جن میں سال میں چند ماہ کے لئے ریکروٹوں کو فوجی قواعد سکھائی جاتی ہے۔ ان مہینوں کے اختتام پر یہ فوجی جوان اپنی اپنی جگہ واپس آ جاتے ہیں اور حسب سابق اپنا کاروبار شروع کر دیتے ہیں۔ یہ لوگ چھ سال تک کے لئے پابند ہوتے ہیں۔ کہ سال میں مقررہ مہینوں میں اپنی چھاؤنیوں میں جائیں۔ اور فوجی تربیت حاصل کریں۔ تاکہ اگر کبھی ہندوستان پر کوئی بیرونی دشمن حملہ آور ہو۔ تو اپنے ملک کی حفاظت کے لئے مقابلہ کر سکیں۔

غرض انہیں غیر ممالک میں جا کر برطانیہ کی حکومت کے استحکام کے لئے لڑنا نہ ہوگا۔ بلکہ صرف ہندوستان پر بیرونی حملہ آوروں کے دفاع کے لئے کام کریں گے۔ جب ان کمپنیوں کا افتتاح ہوا۔ تو تمام ہندوستانیوں نے بالاتفاق اس تجویز کا خیر مقدم کیا تھا۔ کیونکہ ہر محب وطن کا فرض ہے کہ اپنے ملک کے دفاع میں حصہ لے۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے منشاء کے ماتحت نظارت امور خارجیہ کی تحریک اور کوشش سے جہاں مختلف مقامات کے احمدی نوجوان بھرتی ہوئے۔ وہاں ایک پوری کمپنی بھی احمدیوں کی قائم ہوئی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چھوٹے صاحبزادہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب اس کمپنی کے افسر بنے۔ جو دس سال سے زیادہ عرصہ تک اس کمپنی کے انچارج رہے۔ اس وقت تک اگرچہ بہت سے احمدی نوجوان کچھ نہ کچھ فوجی تربیت حاصل کر چکے ہیں۔ تاہم اس کمپنی میں احمدی نوجوانوں کی تعداد کچھ نہ کچھ کم ہوتی رہے۔ حالانکہ اس کساد بازاری کے زمانہ میں کچھ نہ کچھ مالی فائدہ حاصل ہونے کے علاوہ قومی اور جماعتی رنگ میں ضرورت ہے۔ کہ کوئی احمدی نوجوان ایسا نہ ہو۔ جو کچھ نہ کچھ فوجی تربیت نہ رکھتا ہو۔ پس پنجاب کے احمدی نوجوانوں کو تحریک کی جاتی ہے کہ وہ فوراً اس طرف توجہ کریں۔ اور قومی و ملکی خدمت سمجھ کر بھرتی ہوں۔

اس فوج میں ریکروٹ کے لئے ۱۸ سال سے ۲۲ سال تک کی عمر کا ہر احمدی جس کا قد ۵ فٹ ۴ انچ اور چھاتی ۳۲ انچ چوڑی ہو۔ پیش ہو سکتا ہے کام صرف تین ماہ پہلے سال اور باقی پانچ سالوں میں دو دو ماہ کرنا ہوگا۔ اٹھارہ روپیہ ماہوار تنخواہ۔ آنے جانے کا کرایہ۔ وردی اور کام کرنے کے ایام میں کھانا سرکاری ہوگا۔ تمام احمدی اکٹھے رہیں گے۔ جس کے انچارج صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب ابن حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ہونگے۔ چونکہ بھرتی کی تاریخ بالکل قریب ہے۔ اس لئے ذیل میں بھرتی کا پروگرام دیا جاتا ہے۔ تاکہ جو مقام جہاں کے احمدیوں کے قریب ہو۔ وہاں مقررہ تاریخ کو پہونچ کر کمانڈنگ افسر صاحب کے سامنے اپنے آپ کو بھرتی کے لئے پیش کریں۔

اس سلسلہ میں ایک ضروری بات یہ ہے۔ کہ ہمارے احمدی نوجوانوں کو اپنی قومیت احمدی لکھانی چاہیئے۔ امید ہے۔ کہ مختلف جماعتوں کے امراء اور کارکن اپنے اپنے حلقہ میں احمدی نوجوانوں کو بھرتی ہونے کی تحریک کریں گے۔ کمانڈنگ افسر صاحب کا پروگرام حسب ذیل ہے:-

وقت معہ تاریخ	نام مقام	قیام گاہ
۳-اپریل ۱۹۳۹ء ۱۲ بجے بعد دوپہر	نواں شہر ضلع جالندھر	ڈاک بنگلہ
″ ″ ″ ۳ ″ ″	جالندھر چھاؤنی	ایم ای ایس انسپکشن بنگلہ
۴- ″ ″ ۱۰½ ″ صبح	ہرچووال متصل قادیان	کوٹھی نہر
۵ ″ ″ ۹½ ″ ″	شہر گوجرانوالہ	پی ڈبلیو ڈی کاریسٹ ہوس
″ ″ ″ ایک بجے دن	شہر سیالکوٹ	دیوان ہاؤس
۶-اپریل ″ ۸¾ ″ صبح	پسرور	ریلوے سٹیشن
″ ″ ″ ۱۱½ ″ ″	ڈسکہ	ریسٹ ہاؤس
۸-اپریل ″ ۱۰½ ″ ″	جڑانوالہ	ڈاک بنگلہ
″ ″ ″ ایک بجے	عدن والا پل	نہر کا پل
۹-اپریل ″ ۸ بجے ″	لائل پور شہر	ڈاک بنگلہ
″ ″ ″ ۱۲ ″ دوپہر	سرگودھا	ریسٹ ہاؤس
″ ″ ″ ۵½ ″ شام	شیخوپورہ	ڈاک بنگلہ
۱۱-اپریل ″ ۱۱ بجے صبح	منٹگمری	ڈاک بنگلہ
۱۴ ″ ″	شہر لاہور	ریلوے سٹیشن

خلافت جوبلی فنڈ میں حصہ لینے والے مخلصین

(۲)

الحمد للہ کہ حسب ذیل احباب نے انفرادی طور پر جو وعدے اس فنڈ کے متعلق کئے تھے۔ ان کو پورا کر دیا ہے۔ ان کے نام مع رقم شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ چونکہ خلافت جوبلی کا وقت بہت قریب آ رہا ہے۔ اس لئے دوسرے دوستوں سے بھی توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ جلد اپنے وعدوں کی رقم ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں گے (ناظر بیت المال۔ قادیان)

صاحبزادہ سید عبد اللطیف صاحب ٹوپی ۱۰۰۰
ڈاکٹر لال دین صاحب کمپالہ ۷۱۵/۶/۰
ایم۔ آئی۔ ملک پٹنہ ۵۰۰
ایس۔ اے بشیر احمد صاحب گوجرانوالہ ۳۰۵
ڈاکٹر محمد ایسف صاحب میگاڈی ۳۰۰
منیر الحصنی صاحب آفندی حیفا ۱۵۰
بابو محمد حسن صاحب کاسگنج ۱۲۵
ڈاکٹر احمد خان صاحب جودھپور ۱۲۰
مفتی محمد صادق صاحب قادیان ۱۰۱
ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب جالندھر ۱۰۵/۱۲/۰
بابو عبد الحمید صاحب ۱۰۰
سید محمد سعید صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ فورٹ آبو ۱۰۰
ایم عبد الرحمٰن صاحب دفعدار ملٹری گراس فارم بارام ۱۰۰
مولوی خیر الدین صاحب مراوتی ۱۰۰
ڈاکٹر گوہر الدین صاحب برما ۱۰۰
شیخ حبیب اللہ صاحب خورد شہر ۱۰۵
بابو محمد سالم صاحب کالووال ۷۰
ڈاکٹر نذیر احمد صاحب گگو ۷۹/۱۰/۰
بابو محمد حنیف صاحب رتو چک ۵۳
حاجی محمد صاحب پٹواری ہری چند ۵۰

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حالاتِ زندگی

از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

(۲)

حضور بیس برس کے تھے۔ کہ حَربِ الفجار نام لڑائی میں شریک ہوئے مگر حضور لڑے نہیں بلکہ اپنے چچاؤں کو تیر پکڑاتے تھے۔ یہ لڑائی قریش اور اس کے حلیفوں اور قیس اور اس کے حلیفوں کے درمیان نخلہ نام مقام پر جو مکہ اور طائف کے درمیان ہے ہوئی تھی۔ قریب تھا کہ قیس کو شکست ہو جاتی۔ مگر آپس میں صلح ہو گئی۔ جب حضور پچیس سال کے قریب ہوئے تو حضور کی امانت و دیانت دیکھ کر خدیجہ بنت خویلد نے جو قبیلہ بنی اسد کی ایک مالدار معزز بیوہ تھیں۔ اپنا تجارتی مال دے کر اور اپنے غلام میسرہ کو حضور کے ہمراہ کر کے حضور کو ملک شام کی طرف بھیجا۔ اس سفر میں حضور کی برکت سے بڑا نفع ہوا۔ جب حضور واپس آئے۔ تو حضور کی شادی حضرت خدیجہ سے ہوئی۔ حضرت خدیجہ کی عمر چالیس سال کی۔ اور حضور کی پچیس سال کی تھی۔ مہر پانچ سو درہم مقرر ہوا۔ حضرت خدیجہ کے بطن سے قاسم طاہر اور طیب نام تین صاحبزادے اور زینب رقیہ۔ ام کلثوم اور فاطمہ نام چار صاحبزادیاں پیدا ہوئیں۔ قاسم کی وجہ سے حضور کی کنیت ابو القاسم تھی۔ جب حضور ۳۵ سال کے ہوئے تو خانۂ کعبہ کی عمارت کو بسبب گر جانے کے قریش دوبارہ بنانے لگے۔ جب حجر اسود رکھنے کا موقعہ آیا تو قریب تھا کہ قبائل آپس میں لڑ پڑیں۔ کیونکہ کوئی قبیلہ نہ چاہتا تھا۔ کہ حجر اسود کو اٹھا کر دیوار میں اس کی جگہ رکھنے کا شرف کسی اور قبیلہ کو مل جائے۔ اس پر کئی روز تعمیر کے بند رہنے کے بعد یہ تجویز ہوا۔ کہ جو شخص اس وقت سب سے پہلے یہاں آئے اس کا فیصلہ منظور کیا جائے۔

خدا کی قدرت کہ سب سے پہلے حضور تشریف لائے۔ جس پر سب لوگ پکار اٹھے کہ امین! امین! یعنی یہ شخص جو فیصلہ بھی کرے گا۔ وہ امانت و دیانت پر مبنی ہوگا حضور نے اپنی چادر بچھائی۔ اور اس پر حجر اسود رکھا اور پھر تمام قبیلوں کے سرداروں نے چاروں طرف سے اس چادر کو پکڑا۔ اور جس جگہ وہ پتھر رکھا جاتا تھا اٹھا کر لائے۔ پھر حضور نے اٹھا کر اس کی جگہ پر رکھ دیا۔ اور اس طرح حضور کے حسن تدبیر سے اللہ تعالےٰ نے لڑائی کی وہ آگ جو بھڑک کر تمام ملک کے امن کو تہ و بالا کرنے والی تھی۔ بجھا دی۔ پھر جب حضور چالیس برس کے قریب پہونچنے لگے۔ تو حضور کے دل میں لوگوں سے الگ رہنے کی خواہش روز بروز زیادہ ہوتی گئی اس لئے حضور پانی اور کھجوریں لے کر مکہ سے تین میل کے فاصلہ پر حرا نام غار میں جا کر کئی کئی روز رہتے۔ اور جب توشہ ختم ہو جاتا۔ تو پھر پانی اور کھجوریں لینے کے لئے واپس گھر تشریف لے آتے۔ انہی ایام میں سچی خوابوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ پھر جب حضور پورے چالیس برس کے ہوئے تو ایک روز جبریل فرشتہ انسانی شکل میں حضور کے پاس آیا۔ اور کہا کہ اِقرأ یعنے پڑھ آپ نے کہا کہ ما انا بقارئ یعنے میں پڑھ نہیں سکتا۔ یا یہ کہ میں نہیں پڑھتا۔ اس پر اس فرشتہ نے حضور کو اپنے سینہ سے لگا کر زور سے بھینچا۔ پھر چھوڑ کر کہا کہ اقرأ آپ نے پھر وہی جواب دیا۔ فرشتہ نے پھر بھینچا۔ اور پھر بھینچا۔ اور پھر چھوڑ کر کہا کہ اقرأ آپ نے پھر وہی جواب دیا۔ اس پر پھر اس نے نہایت زور سے بھینچ کر

چھوڑا۔ اور سورۂ علق کی پہلی پانچ آیتیں حضور پر نازل کیں۔ جن کا حاصل مطلب یہ ہے۔

(۱) خدا کا نام لے کر لوگوں کو قرآن مجید سنا تا شروع کر (۲) اسی خدا کے نام سے جس نے انسان کو خون کے ایک لوتھڑے سے پیدا کیا۔ (۳) تو لوگوں کو قرآن سنا۔ تیرا خدا بڑا معزز ہے۔ وہ تجھے دنیا میں عزت دے گا (۴) اسی خدا کے نام سے جس نے دنیا کے لوگوں کو قلم کے ذریعہ علوم سکھائے۔ (۵) خدا انسان کو وہ کچھ سکھاتا ہے۔ جو انسان کے علم میں نہیں ہوتا۔ وہ خدا تجھے بھی قلم کے واسطہ کے بغیر تمام علوم سکھا دے گا۔ حضور ان پانچ آیات کو لے کر گھر آئے۔ آپ کا دل اور مونڈھوں کے پٹھے کانپتے تھے آپ نے فرمایا مجھے کپڑا اڑھا دو حضرت خدیجہ نے حضور پر کپڑا اڑھا دیا۔ جب حضور اٹھے تو حضرت خدیجہ کو تمام واقعہ سنایا۔ اور کہا لقد خشیت علی نفسی یعنے اے خدیجہ خدا تو سچے وعدوں والا ہے۔ مگر میں اپنی طبیعت سے ڈرتا ہوں۔ کہ کہیں میں اس کام کو نبھا نہ سکوں۔ اس پر حضرت

خدیجہ نے عرض کیا۔ اللہ آپ کو ہرگز شرمندہ اور ذلیل نہ کرے گا۔ کیونکہ آپ رشتہ داروں کے حقوق ادا کرتے ہیں۔ گروں پڑوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں مہمان نوازی کرتے ہیں۔ امانت ادا کرتے ہیں۔ سچ اور حق کی باتوں میں سب کی مدد کرتے ہیں۔ بلکہ آپ وہ نیکیاں بھی کرتے ہیں۔ جو لوگوں میں معدوم ہو چکی ہیں۔ پھر حضرت خدیجہ حضور کو اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں۔ جو عیسائی ہو چکا۔ اور بائیبل کا عالم تھا۔ اور اب بوڑھا اور نابینا ہو چکا تھا۔ اس نے حضور سے تمام کیفیت سنکر کہا۔ کہ آپ کے پاس وہی فرشتہ غار حرا میں آیا تھا۔ جو موسےٰ علیہ السلام پر وحی لاتا تھا۔ اور کہا کہ کاش میں اس وقت تک زندہ رہوں۔ جبکہ آپ کی قوم آپ کو یہاں سے نکال دے گی۔ آپ نے تعجب سے فرمایا کہ کیا مجھے نکال دینگے۔ اس نے کہا جو بندۂ خدا بھی آپ کی طرح آیا۔ اس کی قوم نے اس سے عداوت کی۔ اور اگر میں زندہ رہا تو میں آپ کی پوری پوری مدد کروں گا۔ مگر چند روز کے بعد ورقہ کا انتقال ہو گیا۔

باقی آئندہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا احباب اپنا فرض ادا کر رہے ہیں

گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جہاں "الفضل" کے کارکنوں کو نہایت اہم اور قیمتی ہدایات فرمائی تھیں۔ وہاں احباب کرام کو بھی اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ وہ اس کے خریدار بنیں۔ اور اس کی توسیع اشاعت میں حصہ لیں۔ بعض احباب نے حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں خریدار مہیا فرمائے ہیں۔ ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ لیکن ایسے احباب کی تعداد بہت کم ہے۔ بیشتر احباب نے اس طرف کما حقہ توجہ نہیں فرمائی۔ اگر وہ اس فرض کو باحسن طریق پورا کرنے کی کوشش فرماتے۔ تو کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ "الفضل" کی اشاعت بہت زیادہ نہ بڑھ جاتی۔ ہم احباب کو ان کے اس فرض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ان سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے حلقہ میں "الفضل" کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش فرمائیں۔ اور دیکھیں کہ کوئی صاحبِ استطاعت احمدی ایسا نہ رہے جو "الفضل" کا خریدار نہ ہو:

خاکسار منیجر "الفضل"

خلافت ثانیہ کی حقانیت کے متعلّق ایک رؤیا

اللہ تعالےٰ نے خلافتِ ثانیہ کی حقانیت واضح کرنے کے لئے جہاں ظاہری دلائل و براہین بہت بڑی تعداد میں جمع کر دیئے ہیں۔ وہاں رویا و کشوف کا بھی ایک بہت بڑا سلسلہ ہے۔ جو وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتا رہتا ہے۔ چنانچہ ہماری جماعت میں ہزاروں ایسے لوگ ہیں جنہیں محض خوابوں کی بنا ء پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیعت میں داخل ہونے کی توفیق ملی۔ اگر کسی کو ایک آدھ خواب آجاتی۔ تب تو یہ وہم کیا جاسکتا تھا۔ کہ ممکن ہے۔ اس میں خیالات کا دخل ہو۔ مگر مسلسل اور متواتر خوابوں کا آنا اور پھر مختلف دیار و امصار میں بسنے والوں کو آنا۔ اور پھر مختلف حیثیتوں اور مختلف عمر کے لوگوں کو آنا۔ اور پھر مختلف زمانوں۔ اور مختلف وقتوں میں آنا اور سب میں بالاتفاق یہی بتائے جانا۔ کہ خلافت ثانیہ خدا تعالےٰ کی قائم کردہ خلافت ہے بتاتا ہے۔ کہ حقیقتاً حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خدا تعالےٰ کے سچے اور موعود خلیفہ ہیں۔ اور انتہا درجہ کے بدقسمت وہ لوگ ہیں۔ جو آپ کے دامن سے وابستہ نہیں :۔

ذیل میں اسی قسم کا ایک رویا شیخ صاحب دین صاحب ڈھینگرہ ماڈس گوجرانوالہ کا درج کیا جاتا ہے۔ جو انہوں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں تحریر کیا۔ اور جو خلافت ثانیہ کی صداقت پر مشتمل ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ صاحب لکھتے ہیں :۔

بخدمت اقدس حضرت خلیفۃ المسیح امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

جلسہ کے ایام سے پیشتر کا واقعہ ہے۔ کہ میں ایک احمدی دوست کے ہاں گیا۔ وہ اکثر منصبِ خلافت پر اعتراض کرتا رہتا ہے۔ اور میں اسے جواب دیتا رہتا ہوں۔ وہ لاہوری تو نہیں۔ مگر خیالات اس کے ویسے ہی ہیں۔ میں کوشش کرتا رہتا ہوں۔ کہ اسے اس مسئلہ کی سمجھ آجائے۔ چنانچہ اس مرتبہ جو میں اس کے پاس گیا۔ تو اس نے مجھے کہا :۔ کہ

”حکیم عبد العزیز کا اشتہار تم نے دیکھا ہے۔ اس کا جواب تمہارے پاس کوئی ہے؟“

میں نے کہا۔ ایسے بے ہودہ اعتراضوں کا جواب تو کئی مرتبہ دیا جاچکا ہے۔ مگر اس نے سختی سے کہا۔ کہ تمہارے پاس کوئی جواب نہیں۔ اور اسی سختی کے لہجہ میں کئی نامناسب باتیں وہ شخص کہہ گیا جس سے میرے دل کو سخت تکلیف ہوئی۔ رات تک میری طبیعت پریشان رہی۔ دل ہی دل میں خدا سے کہتا رہا۔ کہ الٰہی تیرے وعدے سچے ہیں۔ تیرے کاموں کو کوئی روک نہیں سکتا۔ پھر یہ کیا بات ہے۔ کہ ایک علم سے بے بہرہ آدمی بہتان طرازی میں اتنا شوخ ہوجاتا ہے۔ اور بعض لوگ اس کی بات کو سند بنا لیتے ہیں۔

اسی طرح دل پیچ و تاب کھاتا رہا۔ رات سوتے وقت یہی دُعا کرتا رہا۔ کہ الٰہی ان معاندین کو ایسا اپنی قدرت کا کرشمہ دکھا۔ کہ وہ ساکت ہو جائیں۔ میں کبھی کبھی کوئی امر سامنے ہو۔ تو سوتے وقت مختصر سا استخارہ کرتا ہوں۔ اور خدائے علیم و خبیر کبھی نہ کبھی اطلاع بھی اپنے فضل سے دے دیتا ہے۔ چنانچہ اس رات بھی میں نے خلافت کے متعلق استخارہ کیا۔ اور ساتھ ہی میرا دل کانپ گیا۔ اس خیال سے کہ تو جو استخارہ کرتا ہے۔ کیا تجھے بھی کوئی شک ہے۔ اسی خیال کے ساتھ ہی خدا سے کہتا ہوں۔ کہ الٰہی! تو تو سینوں کے بھید جانتا ہے اور میرا دل اور اس کی حالت بھی تیرے سامنے ہے۔ یہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام والا سوال ہے۔ عقیدہ تو میرا پختہ ہے مگر اطمینان چاہتا ہوں۔ خیر ایسے ہی خیالات میں سو گیا :۔

خواب میں دیکھا۔ کہ میں ریل گاڑی پر سفر کر رہا ہوں۔ گاڑی ایک سٹیشن پر کھڑی ہو گئی ہے۔ جس گاڑی کے ڈبہ میں میں ہوں۔ وہ پلیٹ فارم پر ویٹنگ روم کے سامنے ہے۔ نظر اٹھا کر دیکھا۔ تو ویٹنگ روم کے سامنے وردی والے چپڑاسی کھڑے ہیں۔ ایک چپڑاسی کو میں پہچانتا بھی ہوں کہ گاڑی سے اُترتے وقت مجھے خیال آیا۔ کہ یہ لوگ خیال کریں گے۔ کہ اپنے بڑے افسر کو یہ شخص ملنے کے واسطے آیا ہے۔ تو تھرڈ کلاس میں سفر کر رہا ہے۔ ساتھ ہی خیال ہوا کہ اب تمام لوگ ہم احمدیوں کو جانتے ہیں۔ کہ تحریک جدید کے ماتحت ہم ہر بات میں سادگی اختیار کرتے ہیں۔ ایسی حالت میں میرا تھرڈ کلاس میں سفر کرنا ایک خوبی ہے :۔

خیر میں آگے ان کی طرف بڑھا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ ویٹنگ روم میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام معہ عیال فروکش ہیں۔ میں ویٹنگ روم کے دروازہ سے ذرا آگے نکل گیا۔ تو پیچھے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اندر سے باہر تشریف لاکر ہمیں السلام علیکم کہتے ہیں۔ (اب ایسا معلوم ہوا۔ کہ ہم دو آدمی ہو گئے ہیں) میں حضور سے مصافحہ کرکے دست بوسی کرتا ہوں ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضور بیٹھنا چاہتے ہیں۔ میں ادھر اُدھر دیکھتا ہوں۔ کہ کوئی کرسی ہو۔ تو حضور کے لئے لاؤں مگر حضور فرش پر ہی بیٹھ گئے۔ پاس ایک لکڑی کا تختہ ہے۔ وہی میں نے حضور کی طرف کر دیا۔ اور حضور اس پر بیٹھ گئے۔ ہم دونوں شخص حضور کے سامنے ایک دری پر بیٹھ گئے۔ دری پر ایک قالین ہے۔ وہ بھی میں نے حضور کے تختہ پر بچھا دیا۔ اس خیال سے کہ حضور کو تکلیف نہ ہو۔ حضور کی شکل مبارک بعینہٖ اسی طرح ہے۔ مگر پہلے سے کچھ زیادہ معمر معلوم ہوتے ہیں۔ میں دل میں خیال کرتا ہوں۔ کہ حضور کو اب تیس سال انتقال کئے بھی تو ہو گئے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اندر ویٹنگ روم میں مستورات ہیں اور کھانا پک رہا ہے۔ حضور اس انتظار میں ہیں۔ کہ اندر سے کھانا آئے۔ تو ہم کھائیں۔ چنانچہ اندر سے کھانا آتا ہے۔ وہ بھی سادہ۔ یعنی صرف گوشت روٹی۔ حضور نے اور ہم دونوں نے کھانا شروع کر دیا ہے۔ حضور کی جیسے عادت تھی۔ کہ مہمان کے آگے کوئی چیز ختم ہے۔ تو اپنے آگے سے اٹھا کر مہمان کے آگے رکھ دیتے۔ اسی طرح حضور کرتے رہے۔ اور ساتھ ساتھ باتیں بھی ہوتی رہیں۔ خاکسار نے عرض کیا۔ کہ حضور میرا تو یہ طریق ہے۔ کہ اگر کوئی مسئلہ یا حضور کی بات میں عقل سے حل نہ کرسکوں۔ یا ہماری عقل سے بالا ہو۔ تو میں حضور کے فرمودہ کو ہی صحیح جانتا ہوں۔ اور اسی کو خدا کا منشا سمجھتا ہوں۔ اس طرح میں اپنے عقیدہ کا اپنے الفاظ میں اظہار کرتا ہوں تو حضور فرماتے ہیں۔ کہ یہی طرح ”محمود کی بات ہے“۔ اب میں اپنے ساتھی کو آہستہ سے کہتا ہوں۔ کہ سُن لیا۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔ باقی جو باتیں ہوئیں۔ ان میں سے کوئی یاد نہیں

رشتوں کی ضرورت

احمدی رشتوں کی ضرورت ہے۔ دو لڑکے پڑھے لکھے۔ خوبصورت نوجوان۔ عمر سولہ ۱۶ اور بیس ۲۰ سال متوسط الحال کے لئے مخلص

خط و کتابت اس پتہ پر ہو :۔

غلام احمد احمدی سکول ماسٹر بھاگا بھٹیاں۔ ڈاکخانہ اجنیانوالہ ضلع گوجرانوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح موعودؑ کی بستی میں بسنے والے ہر احمدی کا فرض

ایڈیٹر صاحب پیغام صلح نے ۹ مارچ کے پیغام میں لکھا ہے۔ کہ (قادیان میں) درس حدیث بند ہے۔ اور کچھ قلبی بغض کا بھی اظہار کیا ہے لیکن ایڈیٹر صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ تحقیقات ان کی غلط ہے۔ مسجد اقصےٰ میں درس حدیث جاری ہے۔ اور نہ صرف درس حدیث بلکہ قادیان میں تو روحانیت کا چشمہ بھی جاری ہے۔ اور اشاعت دین کا بھی تبلیغ اور خدمت خلق کا بھی نیکی و تقویٰ نماز و تہجد اور دعا کا بھی۔ غرضکہ اخلاص نیت کے ساتھ ہر نیک عمل کا چشمۂ فیض جاری ہے۔ اور مسیح کی مقدس بستی میں ایسا ہونا لازم و ضروری ہے۔

اس بارے میں جہاں میں نے ایڈیٹر صاحب کی غلطی کو دور کیا ہے وہاں اس پاک بستی کے ہر فرد سے درخواست ہے کہ اے منبع ہُدیٰ کے باشندو! دنیا کے ہر گوشہ کے لوگوں کی تم پر نظر ہے۔ تم ان کے لئے اسوہ ہو۔ خدارا تم ایسا نمونہ پیش کرو۔ کہ تم پر کوئی انگلی نہ اٹھا سکے۔ تم پر کوئی الزام نہ لگا سکے۔ تم اپنے باطن کو پاک کرو۔ تم اپنے ظاہر کو صاف کرو۔ تم اپنے نظام کو مضبوط کرو۔ تم اپنے امام کو ڈھال بناؤ۔ آپ کے ایک ایک حکم پر دل و جان سے عمل کرو۔ وہ خدا کا غنیمہ ہے۔ اس کی قدر کرو۔ اس کی صحت و سلامتی اور لمبی عمر کے لئے دعا مانگو۔ لئن شکرتم لازیدنکم و لئن کفرتم ان عذابی لشدید کے وعدہ و وعید پر نظر رکھو۔ بہت سے ابتلا تم پر آچکے۔ اور بہت سے آنے والے ہیں۔ زمانہ ہمیشہ یکساں نہیں رہتا۔ اس وقت جو کچھ حاصل کر سکتے ہو کر لو ایسا نہ ہو کہ بعد کو پچھتانا پڑے۔ الٰہی تحریک تحریک جدید سے فائدہ اٹھاؤ۔ جوبلی فنڈ کی تکمیل کے لئے دن رات ایک کر دو۔ صحابہ کرام کی طرح اپنی جان، مال اور اولاد سب اسی کے لئے وقف کر دو۔ جس نے تمہیں دی ہیں۔ اس کا منشاء صرف یہی اور یہی ہے وہ فرماتا ہے ماخلقت الجن والانس الا لیعبدون اس میں انحصار فرما دیا کہ تمہاری زندگی کی صرف ایک ہی غرض ہے۔ بیکار تم دنیا کی طرف نظر کرتے ہو۔ فضول تم اس کے فوائد کی امید رکھتے ہو۔ تمہارا مقصد صرف ایک تمہارا مطلب صرف ایک۔ وہی تمہارا مقصود اور وہی تمہارا مطلوب ہے اور وہ صرف رضاء الٰہی کا حصول ہے ؂

امداد برائے قرآن شریف

گزشتہ ایام میں نظارت ہذا نے اخبار الفضل میں تحریک کی تھی کہ احباب غرباء کے لئے قرآن شریف مہیا کرنے کے واسطے کچھ رقم نظارت ہذا میں بھیجیں۔ اس تحریک پر مکرمہ اے۔ آر۔ نگہت صاحبہ بنت مکرم خیرالدین صاحب سپرنٹنڈنٹ اردو نارمل سکول امراؤتی نے پانچ روپے کی رقم ارسال فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ امید ہے کہ دیگر احباب و خواتین بھی توجہ فرمائیں گی۔ نئے قرآن شریف یا رقم ارسال کی جائے۔ ناظر تعلیم و تربیت

جماعت احمدیہ راولپنڈی کی تبلیغی سرگرمیاں

گزشتہ سال سے مولوی چراغ دین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ راولپنڈی میں مقیم ہیں آپ کی مساعی سے جماعت میں ایک روح اور بیداری پیدا ہوگئی ہے۔ اور تمام احباب جماعت میں تبلیغ احمدیت کے لئے ایک خاص جوش پایا جاتا ہے۔ چنانچہ ماہ حال میں راولپنڈی کے مضافات میں دو نہایت کامیاب تبلیغی جلسے کئے گئے۔ ایک جلسہ موضع مندوال میں جو کہ راولپنڈی سے قریباً ۲۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ۱۲ مارچ کو منعقد کیا گیا۔ لیکن بارش کی وجہ سے راولپنڈی سے تین چار احباب سے زیادہ شریک نہ ہو سکے۔ جلسہ کا انتظام ملک فتح خان صاحب احمدی نمبردار علاقہ و سردار پیر بخش صاحب رئیس نے کیا۔ مولوی صاحب موصوف نے قریباً دو گھنٹے اجرائے نبوت پر مدلل اور عام فہم تقریر کی۔ جس کا حاضرین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ حاضرین کی تعداد تین اور چار صد کے درمیان تھی۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ ہمیں آج معلوم ہوا ہے۔ کہ احمدیت کیا ہے۔ جلسہ کے بعد مولوی صاحب دو دن تک اس گاؤں میں ٹھہرے رہے۔ اس عرصہ میں بھی غیر احمدی دوست اپنے شکوک کا ازالہ کرنے کے لئے گفتگو کرتے رہے ؂

دوسرا جلسہ موضع خرم گجریاں جو ٹیکسلا کے قریب ہے۔ ۱۹ مارچ ۱۹۳۹ء کو منعقد کیا گیا۔ راولپنڈی سے تقریباً ۲۲ احباب پہونچے۔ جلسہ کا انتظام خان محمد دین صاحب اور ان کے فرزند ارجمند ایم سکے عبدالرحمٰن صاحب و دیگر احمدی احباب نے کیا۔ جلسہ کی کارروائی مسجد میں شروع کی گئی۔ حاضرین کی تعداد قریباً سو افراد پر مشتمل تھی جن میں سے اکثر شیعہ تھے۔ میاں عبدالحق صاحب نے تقریباً پونا گھنٹہ تقریر کی۔ جس میں وفات مسیح ناصری علیہ السلام ثابت کی۔ بعد ازاں چودھری فتح محمد صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی نظم نہایت رقت آمیز لہجہ اور خوش الحانی سے پڑھی۔ اس کے بعد مولوی چراغ دین صاحب نے اَفَکُلَّمَا جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ بِمَا لَا تَهْوٰى اَنْفُسُکُمُ کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ انبیاء دنیا کے سامنے ایسی باتیں پیش کرتے رہے جن کو لوگوں کی طبائع قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اسی آیت کے ماتحت دو باتیں پیش کیں۔ جنہیں مسلمان ماننے کے لئے تیار نہیں۔ پہلی بات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ پیش کی۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمام انبیاء کی طرح فوت ہو گئے ہیں۔ اس پر تمام ہندوستان کے مولویوں نے بہت شور مچایا۔ اور حضور پر کفر کا فتوے لگا دیا۔ مگر حضور نے اس سچائی کو نہایت مستعدی سے لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ اور آخر مسلمانوں کی اکثریت نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کو مان لیا ؂

دوسری بات جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لوگوں کے سامنے پیش فرمائی۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بعثت انبیاء کا عقیدہ ہے۔ آیت شریفہ خاتم النبیین سے استدلال کرتے ہوئے اجرائے نبوت ثابت کی۔ اور بتایا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین اسی صورت میں ہو سکتے ہیں جب آپ کی امت میں سے کوئی نبوت کا انعام حاصل کر سکے۔ الغرض مولوی صاحب کی تقریر جو قریباً دو گھنٹہ تک جاری رہی۔ بہت پسند کی گئی۔ آخر میں چودھری عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ خاکسار عبد الحمید سیکرٹری تبلیغ

خواجہ برادرز جنرل مرچنٹس انارکلی لاہور نزد دھنی رام چوک ہر قسم کا نئے سال آرائشی مال اور معمولی ہیٹ کی خرید کے لئے ایک نہایت قابل اعتماد دوکان ہے
(منیجر)

نظارتوں کے اعلانات

نتیجہ امتحان دینیات وانگریزی مولوی فاضل کلاس

جامعہ احمدیہ قادیان کے طلباء درجہ ثانیہ میں مولوی فاضل کا امتحان دیتے ہیں۔ اور چونکہ یونیورسٹی میں مولوی فاضل میں انگریزی اور دینیات کے مضامین شامل نہیں۔ اس لئے ان ہر دو مضامین کا امتحان نظارت خود لیتی ہے۔ چنانچہ سال رواں میں جو امتحان لیا گیا۔ اس میں تیرہ امیدوار شریک تھے۔ جو تمام کے تمام دینیات اور انگریزی میں پاس ہیں تفصیل حسب ذیل ہے

رول نمبر	نام امیدوار	میزان	نتیجہ	رول نمبر	نام امیدوار	میزان	نتیجہ
۱	عطاء الرحمٰن	۱۲۲/۲۰۰	پاس	۸	محمد یوسف	۱۵۳	پاس
۲	عمر خطاب	۸۹	"	۹	حافظ قدرت اللہ	۱۳۰	"
۳	عبدالغفار	۸۷	"	۱۰	محمود احمد خلیل	۱۱۵	"
۴	نور احمد	۸۸	"	۱۱	محمد حفیظ	۱۱۹	"
۵	عبدالکریم	۱۰۴	"	۱۲	محمد ابراہیم	۱۰۱	"
۶	محمد مجید	۱۱۰	"	۱۳	بابر علی	۱۲۳	"
۷	مرزا منور احمد	۱۲۸					

ناظر تعلیم وتربیت

جماعت کے ہر دوست سے اہم استفسار

(۱) خلافت جوبلی کی تقریب تاریخ اسلامی میں اپنی نوعیت کی پہلی اور نادر تقریب ہے۔ اس تقریب کا موقع پانا جو محض اللہ تعالےٰ کے فضل کا نتیجہ ہے۔ جماعتی اور انفرادی لحاظ سے احباب جماعت کی خوش قسمتی کا نہایت ہی مسرت افزا پہلو ہے۔

(۲) خلافت جوبلی فنڈ کی تقریب میں حصہ لینا ہر احمدی پر بطور شکر نعمت واجب ہے۔

(۳) کیا آپ خلافت جوبلی فنڈ کی تحریک میں حصہ لے چکے ہیں؟ اگر ابھی تک حصہ نہیں لیا تو فوراً وعدہ کرکے وعدہ کی رقم جلد تر مرکز میں بھجوا دیں۔ حصول ثواب اور شکر نعمت کے فریضہ کی ادائیگی کا یہ ایک نادر موقعہ ہے جس سے کسی مخلص کا خدانخواستہ محروم رہ جانا بعد میں اس کے لئے سخت افسوس اور پشیمانی کا موجب ہوگا۔

(۴) اگر آپ وعدہ کرکے اسے پورا کر چکے ہیں۔ تو اپنی خداداد قوتوں کو استعمال میں لاکر دوسرے دوستوں کو تحریک میں حصہ لینے کی کامیاب تلقین کرکے مزید ثواب حاصل فرمائیں۔ ناظر بیت المال

احباب اپنا روپیہ بجائے ڈاکخانہ یا بنک وغیرہ کے صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں جمع کریں

مجلس مشاورت منعقدہ اکتوبر ۱۹۳۶ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا۔ کہ جن احباب کے پاس مخصوص اغراض مثلاً تعمیر مکان۔ خرید اراضی بیاہ شادی یا تعلیم وغیرہ کی غرض کے لئے کچھ روپیہ جمع ہو۔ اور ان کو اس روپیہ کے خرچ کرنے کے لئے فوری ضرورت نہ ہو۔ ان کو چاہئیے۔ کہ بجائے اپنے پاس رکھنے کے یا ڈاکخانہ یا بنک میں جمع کرانے کے صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں بطور امانت ذاتی جمع کرادیں۔ یہ روپیہ جب انہیں ضرورت ہو خزانہ سے واپس لیا جا سکتا ہے۔ اور واپسی روپیہ کا خرچ ترسیل زر تا اطلاع ثانی خزانہ سے ادا کیا جاویگا۔

حضور نے فرمایا تھا۔ کہ اگر اس طریق پر عمل کیا جاوے۔ تو ایک دو لاکھ نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ دس پندرہ بیس لاکھ روپیہ جمع ہو سکتا ہے۔ اگر اس مد میں روپیہ جمع نہ ہو۔ تو میں یہ نہیں

مانوں گا۔ کہ دوستوں کے پاس روپیہ نہیں۔ بلکہ یہ سمجھوں گا۔ کہ اس طرف توجہ نہیں کی گئی"۔

گو بہت سے احباب نے حضور کے ان ارشادات کی تعمیل میں اپنے حسابات کھلوائے ہیں۔ اور اپنا فالتو روپیہ صدر انجمن کے خزانہ میں جمع کروا دیا ہے۔ مگر یقین ہے۔ کہ بہت دوست ابھی باقی ہیں۔ جنہوں نے اس طرف توجہ نہیں فرمائی۔ پس ایسے دوستوں کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ صدر انجمن احمدیہ کی مالی مدد کرنے۔ اور مفت ثواب حاصل کرنے کے آسان طریقہ پر خود بھی عمل پیرا ہوں۔ اور دوسرے احباب کو بھی اس تحریک سے آگاہ کریں۔ اور اس پر عمل کرنے کی ترغیب دیں۔ قواعد امانت ذاتی دفتر ہذا سے طلب فرمائیں۔ ناظر بیت المال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موصیوں کے متعلق ضروری اعلان

حصہ آمد کے بقایا داران کے متعلق صدر انجمن احمدیہ کا فیصلہ بار بار شائع کر دیا گیا ہے مگر بقایا دار ابھی تک اس امر سے غافل معلوم ہوتے ہیں۔ اس اعلان کے مطابق وصایا منسوخ کی جا رہی ہیں۔ بعض بقایا داران اس وقت ہوش کرتے ہیں جب ان کی وصایا منسوخ ہو جاتی ہیں اور خط وکتابت پر زور دیتے ہیں۔ مجلس ایسی کسی وصیت کو بحال نہیں کرتی جب تک کہ پچھلا بقایا ادا نہ ہو۔ پس بعد میں کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔ بقایا داران وصیت کو چاہئیے۔ کہ بقائے جلد سے جلد ادا کر دیں۔

سکرٹری بہشتی مقبرہ

رشتوں کے متعلق ضروری اعلان

قواعد وضوابط صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ ع‍۸۲۹ کی تعمیل میں بہت کم جماعتوں کی طرف سے قابل شادی لڑکیوں اور لڑکوں کی فہرستیں نظارت ہذا میں موصول ہوئی ہیں۔ جماعتوں کی طرف سے اس بارہ میں تعاون کا فقدان نظارت کے لئے ان درخواست ہائے رشتہ کی کامیابی میں سخت دقت کا موجب ہے۔ جو بڑی تعداد میں نظارت میں پہنچ چکی ہیں۔ لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ جملہ جماعت ہائے احمدیہ کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقہ کے قابل شادی احمدی لڑکوں اور لڑکیوں کی فہرستیں مکمل کرکے یکم اپریل ۱۹۳۹ء تک ارسال فرمائیں قاعدہ ع‍۸۲۹ کی نقل ذیل میں دی جاتی ہے

ہر مقامی جماعت میں مطابق ہدایت ناظر امور عامہ قابل شادی لڑکوں اور لڑکیوں کا رجسٹر رکھا جانا ضروری ہوگا جس میں ایسے لڑکے لڑکیوں کے ضروری حالات مثلاً۔ عمر ولدیت قوم پیشہ۔ مالی حالت وغیرہ درج ہوں گے۔ اور اس کی نقل نظارت امور عامہ میں ارسال کی جایا کرے گی۔

ناظر امور عامہ

رسالہ المبشر کے متعلق ضروری اعلان

کچھ عرصہ ہوا قادیان سے ایک ماہوار رسالہ "المبشر" جاری ہوا تھا۔ لیکن اس کا انتظام چند ایسے نوجوانوں کے ہاتھ میں تھا جنہیں کوئی تجربہ نہ تھا۔ اس لئے اس کے بعض قابل اعتراض مضامین پر نظارت ہذا کی طرف سے اعلان کیا گیا تھا۔ اور رسالہ کی اشاعت ملتوی کر دی گئی تھی۔

لیکن اب اس رسالہ کا انتظام شیخ محمود احمد صاحب عرفانی نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ اور وہ اسے مفید اور بہتر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ چنانچہ شیخ صاحب کی ادارت میں جو پرچے شائع ہوئے ہیں۔ ان میں سے بعض کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رسالہ کے متعلق اگر ایسی کوشش جاری رکھی گئی۔ تو انشاء اللہ بہت مفید ثابت ہوگا۔ اس اعلان کے ذریعہ احباب جماعت کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ رسالہ کی اشاعت میں حصہ لے سکتے ہیں اور نظارت ہذا کی طرف سے اب اس میں کوئی روک نہیں ہے۔

ناظر تالیف وتصنیف۔ قادیان

اہم ملکی حالات اور واقعات

فرنٹیئر اسمبلی میں ہنگامہ

۲۱ مارچ کو جب فرنٹیئر اسمبلی میں سوالات دریافت کئے جا رہے تھے۔ تو ایک ممبر نے وزیر اعظم سے دریافت کیا۔ کہ کیا آپ نے بنوں میں تقریر کرتے ہوئے فقیر اپی کو کافر اور ڈاکو کہا تھا۔ وزیر اعظم نے کہا۔ کہ یہ الزام ہے۔ ہاں جو شخص لوٹ مار کرے۔ وہ کافر اور ڈاکو کہلائے گا۔ جو شخص مجھ پر ایسا الزام لگاتا ہے وہ خود کافر اور ڈاکو ہے۔ ان الفاظ پر سخت ہنگامہ بپا ہوا۔ اور وزیر اعظم سے اپنے الفاظ واپس لینے کا مطالبہ ہوا جس پر انہوں نے یہ الفاظ واپس لے لئے۔ وزیر اعظم نے کہا۔ کہ مجھ پر بہتان تراشا جا رہا ہے کہ میں سچا مسلمان نہیں ہوں۔ ایک اور سوال کے جواب میں وزیر اعظم نے کہا کہ قبائلیوں کے حملوں کو روکنے کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ ایک سوال کیا گیا۔ کہ کیا حکومت اور سرکاری افسروں کے درمیان مکمل اشتراک اور تعاون موجود ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ حکومت افسروں سے ان کے مفوضہ فرائض ادا کرانے کی پوری پوری کوشش کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

والیان ریاست کو گاندھی جی کا انتباہ

۲۰ مارچ کو دہلی سے گاندھی جی نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جو دراصل ریاست ٹراونکور کی صورت حالات کے متعلق ہے۔ اس ریاست کے دیوان سر راما سوامی نے تری پوری کانگرس کے ریاستوں میں مداخلت کے ریزولیوشن پر اظہار خیالات کرتے ہوئے اعلان کیا تھا۔ کہ ریاست ٹراونکور کسی بیرونی مداخلت کو قطعاً برداشت نہیں کریگی اس پر گاندھی جی نے لکھا ہے کہ اگر والیان ریاست بیرونی امداد لے سکتے ہیں۔ تو ان کی رعایا کیوں نہیں لے سکتی ریاستی باشندوں اور برطانوی ہند کے رہنے والوں کے تعلقات کبھی ٹوٹ نہیں سکتے۔ اور سر راما سوامی جیسے لوگ والیان ریاست کے برے مشیر ہیں میں والیان ریاست سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ وقت کی نزاکت کا خیال رکھیں۔ اور اس کے ساتھ چلنے کی کوشش کریں۔ دہشت انگیزی تحریک آزادی کو عارضی طور پر روک سکتی ہے۔ مگر بالکل مٹا نہیں سکتی۔ پیراماؤنٹ پاور اگر والیان ریاست کے ساتھ معاہدات کی پابند ہے تو رعایا سے تعلق بھی اس کے بعض فرائض ہیں۔ اسے چاہیئے کہ وہ والیان ریاست کو کھول کر بتا دے۔ کہ رعایا کی تحریک آزادی کو دبانے میں وہ ان کی مدد نہیں کرے گی جب کانگرسی صوبوں سے ملحقہ ریاستوں میں کانگرس کی توہین ہو رہی ہو۔ تو کانگرسی وزراء سے یہ توقع نہیں رکھی جا سکتی۔ کہ وہ اسے برداشت کریں گے۔ آپ نے ٹراونکور میں سول نافرمانی کی تحریک کو ابھی جاری کرنے کی اجازت نہیں دی۔

پنڈت جواہر لال نہرو کا اہم بیان

موجودہ صورت حالات کے متعلق ۲۱ مارچ کو ایک پریس انٹرویو میں پنڈت نہرو نے کہا۔ اگر جرمنی نے رومانیہ پر قبضہ کیا۔ تو فرانس یہ کبھی برداشت نہیں کریگا۔ روس بھی اس سے علیحدہ نہیں رہ سکیگا۔ اور وہ جمہوریتوں کے ساتھ شرکت پر مجبور ہوگا۔ امریکہ کے رویہ کے متعلق کوئی بات یقینی طور پر نہیں کہی جا سکتی لیکن اگر وہ براہ راست شریک نہ بھی ہوا۔ تو بھی اسلحہ سے جمہوریتوں کی مدد ضرور کرے گا۔ اٹلی اور جرمنی کو کوئی بیرونی مدد نہیں مل سکے گی۔ اور اس لئے ان میں خانہ جنگی شروع ہو جائے گی۔ اور اس وجہ سے یہ ناممکن نظر آتا ہے کہ جنگ میں جرمنی کو فتح حاصل ہو۔ اگر جرمنی رومانیہ سے اپنے مطالبات سے دستبردار نہ ہوا۔ اور رومانیہ نے اس سے مقابلہ کی جرأت کی۔ تو جنگ ناگزیر ہو جائے گی۔ اور فرانس و برطانیہ اس کی مدد کو ضرور آئیں گے۔ کیونکہ وہ کبھی برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ رومانیہ کے پٹرول کے لامحدود ذخائر جرمنی کے قبضہ میں چلے جائیں گو چیکوسلوکیہ پر قبضہ کو ان دونوں ملکوں نے خاموشی سے برداشت کر لیا ہے لیکن جرمنی کی کوئی اور ایسی کارروائی وہ ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔

ہندوستان میں بھی جرمنی اور اٹلی کے ایجنٹ فیسی ازم کا پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ وہ اس طرح اپنے لئے ہندوستانیوں کی ہمدردی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن مجھے پورا یقین ہے کہ ہندوستان فیسی ازم کو ہرگز قبول نہیں کرے گا۔ اگر جنگ ہوئی۔ تو ہندوستان کی شرکت یا عدم شرکت کا فیصلہ ہندوستانی عوام کریں گے۔ ہندوستان کی یہ خواہش ہے کہ دنیا میں فیسی ازم کو شکست ہو۔ اور جمہوریت کی فتح۔ لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ برطانوی حکمت عملی ہر لحاظ سے ہندوستان کی آزادی کے سوال اور جمہوریت کے مفاد کے لئے سخت مضر ہے۔ اور اس لئے اسے واضح طور پر اعلان کر دینا چاہیئے کہ وہ برطانوی ملوکیت کا آلہ کار نہیں بنے گا۔ اور کبھی اس جنگ میں حصہ نہیں لے گا جو ملوکیت کے مفاد کے لئے لڑی جائے گی۔

پنجاب اسمبلی کی کارروائی

۲۱ مارچ کو پنجاب اسمبلی میں جب جیل خانجات کے لئے مطالبہ زر پیش ہوا۔ تو اس پر اپوزیشن کی طرف سے کئی تحاریک تخفیف پیش ہوئیں۔ جن پر تقریریں کرتے ہوئے انہوں نے جیل کے نظم و نسق پر سخت تنقیدیں کیں۔ جن میں کہا۔ کہ جیلوں میں قیدیوں کو نہایت گندی خوراک دی جاتی ہے۔ ایسے کمبل اور کپڑے دیئے جاتے ہیں۔ جن میں جوئیں پڑی ہوں۔ قیدیوں کی شکل دیکھ کر ڈارون تھیوری کی تصدیق ہوتی ہے۔ وہ بالکل بندر معلوم ہوتے ہیں۔ افسران جیل بہت رشوتیں لیتے ہیں۔ اور جو لوگ انہیں رشوتیں دیں۔ وہ آرام پا لیتے ہیں۔ یہاں تک روپیہ کمانے کا تعلق ہے ہائیکورٹ کا جج بننے کی نسبت جیلر بن جانا زیادہ مفید ہوتا ہے۔ قیدیوں کو تیل کھلانے کے لئے دیا جاتا ہے حالانکہ پنجابی اس کے عادی نہیں ہوتے۔ کانگرسی صوبوں میں قید تنہائی مشقت اور کوڑوں کی سزا ترک کر دی گئی ہے لیکن یہاں بدستور جاری ہے۔

اس کے جواب میں ایک سابق سپرنٹنڈنٹ جیل نے تقریر کی۔ جس میں کہا۔ کہ جیل کے انتظام کے متعلق شکایت صحیح نہیں۔ قیدیوں کے ساتھ کوئی سختی نہیں کی جاتی۔ ان کی صحت کا خیال رکھا جاتا ہے سیاسی قیدیوں کو کوئی کام دیا ہی نہیں جاتا۔ اے اور بی کلاس کے قیدیوں کو سی کلاس کے قیدی خدمت کے لئے دیئے جاتے ہیں۔ مگر وہ ان کے ساتھ بالکل خلاف انسانیت سلوک کرتے ہیں۔ ان سے کپڑے دھلواتے اور جوتے صاف کراتے ہیں۔ لباس کے متعلق شکایت کی گئی ہے حالانکہ ان کا لباس کھدر کا ہوتا ہے جیسا کانگرسی پہنتے ہیں۔ آٹھویں روز نہانے دھونے کے لئے چھٹی دی جاتی ہے جس کا لباس ستھرا ہو۔ اس کی ایک دن کی قید کم کر دی جاتی ہے تا دوسروں کو صفائی رکھنے کی ترغیب ہو۔ باورچی خانے نہایت عمدہ ہوتے ہیں۔ بیناٹیل کا جتنا انتظام جیلوں میں ہوتا ہے اور کسی جگہ شاید ہی ہوتا ہو۔ اشیاء خوردنی نہایت احتیاط سے عمدہ اور صاف خریدی جاتی ہیں۔ سبزیاں قیدی خود ہی کاشت کرتے خود ہی کاٹتے اور خود ہی پکاتے ہیں برتن بھی صاف ستھرے ہوتے ہیں۔ انہیں خط و کتابت کی اجازت ہے۔ اور جو خط آئیں۔ فوراً انہیں پہنچا دیئے جاتے ہیں۔ ایک ممبر نے کہا کہ جیلوں کی آسائشوں کے متعلق ایسے بیانات نہ دیں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ بیکار لوگ جیلوں میں جانے کا فیصلہ کر لیں۔ کل کے اجلاس میں ایک سوال کے جواب میں وزیر پبلک ورکس نے کہا تھا۔ کہ اس وقت لاہور میں ٹرمینل اور میونسپل ٹیکس وصول کئے جاتے ہیں۔ لیکن بعض نئے ٹیکس وصول کرنے کی تجویز ہے جو سواری کے گھوڑوں۔ پالتو کتوں۔ بائیسکلوں۔ ٹرائیسکلوں۔ گاڑیوں اور

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

برلن میں ہٹلر کا شاہانہ استقبال

چیکوسلواکیہ کو اپنے قبضہ میں لانے کے بعد ہٹلر ۱۹ مارچ کی شام کو ٹرین سے واپس برلن پونچا۔ اسٹیشن پر اس کا شاندار استقبال کیا گیا۔ تمام بڑے بڑے آدمی پلیٹ فارم پر موجود تھے۔ اور باہر لاکھوں انسانوں کا ہجوم تھا۔ سٹیشن کو شاندار طریق پر سجایا گیا تھا۔ جنرل گوئرنگ نے ہٹلر کو خوش آمدید کہتے ہوئے ایک تقریر کی۔ جس میں کہا۔ کہ ہٹلر کا شکریہ ہم کسی طریقہ پر بھی ادا نہیں کر سکتے۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے حضور حلف اٹھائیں۔ کہ ہم نے جو نعمتیں حاصل کی ہیں۔ ان کو کبھی ہاتھ سے نہ جانے دیں گے۔ یہ کبھی ممکن نہیں۔ کہ ہٹلر جیسے بہادر سپاہی کی قوم اس کی پشت پناہی نہ کرے۔ ہٹلر کو مخاطب کرتے ہوئے جنرل مذکور نے کہا۔ کہ آپ نے ہماری قوم کو عظیم الشان اور حوصلہ مند بنا دیا ہے۔ آپ نے نہ صرف جرمنی کے ماضی کو شاندار بنا دیا ہے۔ بلکہ آئندہ کے لئے بھی اس کی حفاظت کے سامان مہیا کر دئے ہیں۔ تمام جرمن قوم کا نعرہ یہی ہو سکتا ہے۔ کہ "ہٹلر زندہ باد"

جلوس میں اس قدر ہجوم تھا۔ کہ کار کا چلنا مشکل ہو رہا تھا۔ پچاس ملٹری بینڈ بج رہے تھے۔ لوگ ہٹلر زندہ باد کے نعرے لگاتے اور تالیاں پیٹ رہے تھے۔

مسولینی اور اٹلی کے شاہی خاندان میں کشیدگی

روم سے آمدہ خبروں سے پایا جاتا ہے۔ کہ اٹلی کے ڈکٹیٹر مسولینی اور شاہی خاندان کے تعلقات خوشگوار نہیں رہے۔ بلکہ خراب ہو رہے ہیں۔ ولی عہد وفاسسٹ تقاریب میں شریک نہیں ہوا۔ جس کی وجہ ناراضگی کے سوا کوئی معلوم نہیں ہوتی۔ اسی طرح ایک تقریب میں ولی عہد کی بیوی کے ساتھ مسولینی کی لڑکی کی نسبت ترجیحی سلوک روا رکھا گیا۔ جس سے اسے بہت تکلیف ہوئی۔ ولی عہد ایک دفعہ ایک ہوٹل میں گیا۔ جہاں سب لوگ اس کے احترام میں کھڑے ہو گئے۔ سوائے دو اشخاص کے۔ اور وہ دونو مسولینی کے بیٹے تھے۔ اور اگر یہ اختلاف زیادہ شدید صورت اختیار کر گیا۔ تو اٹلی کی سیاسیات میں ایک خطرناک انقلاب پیدا ہوگا۔ اور چونکہ ملک میں دو طاقتیں ہیں۔ یعنی مسولینی اور شاہی خاندان اس لئے دونو کا کسی وقت باہم ٹکرا جانا کوئی بعید بات نہیں۔

برطانوی وزیر خارجہ کی اہم تقریر

۲۰ مارچ کو دارالامراء میں لارڈ ہیلی فیکس نے بین الاقوامی صورت حالات پر ایک اہم تقریر کی جس میں کہا۔ کہ حکومت جرمنی کے اس اعلان سے ہم بالکل مطمئن نہیں ہیں۔ کہ اس نے چیکوسلواکیہ پر قبضہ وزیر اعظم پریذیڈنٹ اور دیگر ذمہ دار لیڈروں سے گفت وشنید کے بعد ان کی رضامندی سے کیا ہے۔ برطانوی حکومت کی قطعی رائے ہے۔ کہ اگر انہوں نے اپنی قوم کے لئے غلامی کو قبول کیا۔ تو محض اس وجہ سے کہ وہ جرمنی کی بمباری اور حملوں سے برباد نہ ہو۔ جرمن فوجوں نے اس ملک کے دو شہروں پر اس کے وزیر اعظم اور پریذیڈنٹ کے برلن پونچنے سے قبل ہی یعنی ۱۴ مارچ کی شام کو قبضہ کر لیا تھا۔

ہم نے اپنے سفیر کو برلن سے واپس بلا لیا ہے۔ اور اب جرمنی کو اس بارہ میں ہمارے رویہ کے متعلق کوئی شبہ نہیں رہ سکتا۔ سوڈیٹن لینڈ پر قبضہ کرتے وقت ہٹلر نے جو اصول قائم کیا تھا۔ اسے اب غیر جرمن علاقہ پر قبضہ کر کے خود ہی توڑ دیا ہے۔ جرمن پالیسی نہایت خطرناک صورت اختیار کر چکی ہے۔ اور کوئی ملک اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھ سکتا۔ آج چیکوسلواکیہ کو دبایا گیا ہے۔ تو کل رومانیہ کی باری آجائے گی۔ جرمنی کا ہر ہمسایہ ملک اپنے لئے خطرات محسوس کر رہا ہے۔ ہم گذشتہ کئی سالوں سے جرمنی کو دوست بنانے کی کوشش کرتے آئے ہیں۔ اور اسی لئے ہم نے عہد نامہ ورسیلز کی خامیوں کو تسلیم کر لیا۔ جرمنی کے تمام مطالبات پورے کئے جاتے رہے ہیں۔ لیکن میونچ کے معاہدہ کو توڑ کر اس نے بہت برا کیا ہے۔ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اس کے متعلق تو فی الحال کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن یہ یقینی امر ہے۔ کہ چیکوسلواکیہ کی آزادی کو ملیا میٹ کرنے کا خمیازہ جرمنی کو جلد یا بدیر ضرور بھگتنا پڑے گا۔ برطانوی حکومت کی یہ قطعی رائے ہے۔ کہ اس بدنصیب ملک کے جرمنی کے ساتھ الحاق سے قبل کے تمام واقعات جرمنی کے اپنے پیدا کردہ اور اس کی انگیخت کا نتیجہ تھے۔ اور اس لئے حکومت جرمنی نے اپنے اس اقدام کو صحیح ثابت کرنے کے لئے اس کی جو بھی توضیحات کی ہیں۔ انہیں ہم تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

چیکوسلواکیہ کے صدر نے معاہدہ پر دستخط کس طرح کئے

چیکوسلواکیہ پر قبضہ کرنے سے پیشتر ہٹلر نے اس ملک کے صدر سے ایک معاہدہ پر دستخط کرالئے تھے۔ اور اسی معاہدہ کو وہ اپنے اقدام کے جواز میں پیش کرتا ہے۔ لیکن اس معاہدہ پر جیسا کہ مسٹر چیمبرلین نے اپنی تقریر میں کہا ہے۔ صدر مذکور کے دستخط جبراً لئے گئے ہیں۔ اس کے متعلق انگلستان کے اخبارات میں جو تفاصیل شائع ہوئی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ہٹلر کی دعوت پر جب پریذیڈنٹ ہاشا اور چیک وزیر خارجہ برلن پونچے۔ تو انہیں چانسلری میں لے جایا گیا۔ ہٹلر نے ان سے کہا۔ کہ اگر اس مسودہ پر تم نے دستخط نہ کئے۔ تو کل جرمن فوجیں پراگ میں داخل ہو جائیں گی۔ اور اپنی راہ میں حائل ہونے والے ہر شخص کو نابود کر دیں گی اور کہ طلوع آفتاب کے ساتھ ہی آٹھ سو طیارے چیکوسلواکیہ پر بمباری کریں گے۔ تمام رات یہی رد و قدح ہوتی رہی۔ پریذیڈنٹ نے ہٹلر کو اس ارادے سے باز رکھنے کی کوشش کی۔ مگر بے سود۔ اس دوران میں وہ بیچارا غشی بار غش کھا کھا گرا۔ اور ڈاکٹر انجکشنوں کے ذریعہ اسے ہوش میں لاتے رہے۔ آخر اس خیال سے کہ ملک بمباری سے برباد نہ ہو۔ اس غریب نے اپنے ملک کے اس پروانۂ موت پر دستخط کر دیئے۔

علاقہ میمیل پر جرمنی کا قبضہ

برلن سے ۲۲ مارچ کی خبر مظہر ہے۔ کہ جرمنی نے لیتھونیا کو ۲۴ گھنٹہ کا الٹی میٹم دیا تھا۔ کہ اس عرصہ میں میمل کا علاقہ اس کے حوالے کر دیا جائے۔ اور عدم تعمیل کی صورت میں فوجی چڑھائی کی دھمکی دی تھی۔ لیتھونیا نے اس مطالبہ کو تسلیم کر لیا۔ اور جرمن فوجیں میمل میں داخل ہو رہی ہیں یہ علاقہ جنگ عظیم سے قبل جرمنی مملکت کا حصہ تھا۔ لیکن جنگ کے بعد اس سے علیحدہ کر کے لیتھونیا کے ساتھ ملحق کر دیا گیا تھا۔ لیکن اس علاقہ میں چونکہ جرمن لوگ اکثریت میں تھے۔ اس لئے باوجودیکہ ۱۹۳۳ء سے اسے لیتھونیا کے ماتحت اندرونی آزادی دے دی گئی تھی۔ وہ علی الاعلان جرمنی کے ساتھ الحاق کا مطالبہ کر رہے تھے۔ اور اب انہوں نے میمل کے گلی کوچے جرمن افواج کے استقبال کے لئے آراستہ کر دئے ہیں خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ہٹلر خود بھی اپنی فوجوں کے ساتھ جائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈنمارک پر جرمنی کی نظر

سٹاک ہالم میں ۲۲ مارچ کو ڈنمارک کے وزیر اعظم نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہمارے ہاں کے نازی لیڈر یہ مشہور کر رہے ہیں۔ کہ عنقریب اس ملک کا بھی وہی حشر ہونیوالا ہے جو چیکوسلواکیہ کا ہوا۔ ایسے خیالات رکھنے والوں کی ہمنوائی ملک سے غداری کے مترادف ہے۔ ہم غیر ممالک کے معاملات میں کبھی کوئی دخل نہیں دیتے اور اسی لئے یہ بھی گوارا نہیں کر سکتے۔ کہ کوئی ہم سے تعرض کرے۔